اسی حکم پر عملدرآمد ہوتا ہوگا جو دوسری گورنمنٹوں نے جاری کیا ہے۔ اگر وہاں اسکے خلاف ہوا ہو تو ہمکو وہاں کی اہلحدیث اطلاع دیں۔ اسپر ہم کچھ کارروائی کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ گورنمنٹ پنجاب اور دیگر لوکل گورمنٹوں کے ہم نہایت شکرگذار ہیں جنھوں نے خود ہی اپنے حکم سابق ممانعت استعمال لفظ وہابی کو ملحوظ رکھا۔ اور ان فارموں میں اس دل آزار لفظ کو درج نہ کیا۔

بنارسی فساد کے انسداد میں ہمارا استحقاق شکریہ

بڑی خوشی کی بات ہے کہ بنارسی فساد کا وہ شعبہ جسکا اثر حضرت شیخنا و شیخ الکل کی بارگاہ تک پہنچ چکا تھا موقوف ہوا اور میرے عزیز مولوی محمد سعید بنارسی نے اس جعلی خط کا (جس کا فوٹو انہوں نے شائع کیا تھا اور وہی فوٹو اس شعبہ فساد کا مبدأ تھا) جعلی ہونا تسلیم کر لیا۔ اور اس کی اشاعت پر افسوس و ندامت ظاہر کر کے حضرت شیخ الکل سے عفو چاہا اور اسپر حضرت شیخ الکل سراپا رافت و مروت نے انکا قصور معاف کر دیا اس امر کو عزیز بنارسی نے خود ایک ضروری پرچہ میں ظاہر کیا ہے جسکی نقل ذیل میں درج ہے۔

الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحابہ اجمعین۔ اما بعد راجی رحمۃ اللہ المجید محمد سعید گذارش کرتا ہے کہ میں نے تحریر مندرجہ ذیل بحضرت جناب میاں صاحب روانہ کی۔

از محمد سعید بحضرت جناب مخدوم مکرم جناب مولانا و سیدنا محمد نذیر حسین صاحب دام اللہ ظلکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ جس خط آپ کا میں نے فوٹو شائع کیا۔ اوسکے جعلی ہونیکا مجھکو علم نہ تھا اسلئے میں نے اوسکو شائع و مشتہر کیا اب جناب کی تحریرات سے معلوم ہوا کہ وہ خط جعلی ہے لہذا میں اوسکی اشاعت پر سخت نادم ہوں اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھ سے اس خط کی اشاعت میں جلدی ہوئی۔ لہذا میں اس قصور کی جناب سے معافی مانگتا ہوں۔ الراقم العاجز

محمد سعید عفی عنہ

جواب جناب میاں صاحب نے یہ عنایت فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد سعید صاحب سلمہ ربہ بالخیر بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ واضح ہو آپکی تحریر مرقومہ ۱۲ صفر ۱۳۱۰ھ میری پاس پہنچی اوس سے معلوم ہوا کہ پولیسی مفسد کی بیجا کارروائی سے مغالطہ ہوا جسکی وجہ سے آپ نے اوسکے جعلی خط کا فوٹو شائع کر دیا چونکہ آپ حسب طریقہ محمودہ اپنی غلطی سے جو آپ سے اوسکی اشاعت میں سرزد ہوئی مجھ سے معافی چاہی ہے۔ لہذا میں آپکو لکھتا ہوں کہ اب میرا دل آپکی جانب سے بالکل صاف ہے اب کسی طرح کی ناخوشی آپ سے مجھکو نہیں ہے فی الواقع وہ کسی مخالف طرفین کا فعل تھا جس سے فیمابین ہمارے اور تمہارے رنجش اور اختلاف پیدا ہو گیا تھا اب میں لکھتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے تحریرات سابقہ جانبین کا کچھ خیال نہ کیا جائے اور حدیث کی سند میری جو دی ہوئی ہے اوسکو بلا کسی شبہ کے ... تمہاری ذات سے جاری رہے اور اہلحدیث تم سے فیضیاب ہوں زیادہ السلام خیر الختام۔ تحریر نہم صفر ۱۳۱۰ھ

مگر اتنا ہی بڑا بلکہ اس سے بڑھکر یہ افسوس بھی ہے کہ عزیز بنارسی نے اس معافی قصور پر بجالی تلمذ پر ہمارا شکریہ
ادا نکیا جو انکے ذمہ پر **واجب** اور ایک دینی لازم تھا خصوصًا ایسی **حالت میں** کہ وہ اپنی غلط فہمی اور بدگمانی سے
پہلے شیخنا و شیخ الکل کی ناراضی کا موجب ہم ہی کو اقرار دیچکے اور اپنے پرچہ نصرت نمبر ۵ و ۶ جلد (۴) کے ضمن میں بیان
کر چکے تھے کہ جناب شیخنا و شیخ الکل کا اس فوٹو کو جعلی قرار دینا اور اسکی اشاعت پر ان (بنارسی) سے ناخوش ہونا
ہماری ہی (خاکسار کی) ترغیب سے ہوا ہے۔ اور **اسکے بعد** وہ یہ بھی **جان چکے** تھے کہ اس معافی قصور کا موجب
بھی خاکسار ہی یعنی **شخص** ہے جس نے جناب شیخنا و شیخ الکل کے فیصلہ و حکم اخیر کو جو جلسہ ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ میں ہمارے
(بنارسی کی) خواہش پر صادر ہوا تھا چھپنے ندیا۔ اور ہمارے حریفوں کے حوالہ نکیا یہی **شخص** ہے جس نے جناب ممدوح کا اس خط
کو جس میں انہوں نے ہم (بنارسی) کو زمرہ تلامذہ سے خارج کر کے واپسی سند کا حکم دیا تھا اشاعت سے روکا یہی **شخص**
ہے جس نے اپنے خط کے ذریعہ ہم (بنارسی) کو اشاعت تحریرات مذکورہ کی موقوفی کا وعدہ اور طمع دیکر معافی مانگنے کا
مشورہ دیا تھا بلکہ مضمون درخواست معافی (جس کو ہم نے شیخ الکل کی خدمت میں پیش کیا ہے) تحریر کر کے ہمارے پاس بھیجا
تھا اسی مضمون کو ہم (بنارسی) نے حافظ مولوی عبد اللہ صاحب کی فہمائش سے اپنے خط میں نقل کر کے شیخ
الکل کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے ہمارا قصور معاف فرمایا اور فرط مروت اور رافت سے اس معافی نامہ کو جس کا مسودہ
حافظ مولوی عبد اللہ صاحب نے اپنی قلم سے لکھکر حضرت ممدوح کی خدمت میں بھیجا تھا اپنی قلم سے نقل فرما کر
ہمارے پاس بھیجدیا۔ پھر کیا بحکم شریعت و عقل ان پر واجب تھا کہ وہ اس قصور کے معاف ہونے اور معافی قصور
و بحالی تلمذ کی سند حاصل کرنے کے بعد ہمارا شکریہ ادا کرتے اور اس بدظنی اور غلط فہمی کی جو پرچہ مذکورہ میں ظاہر کر چکے تھے
تلافی عمل میں لاتے۔ بیشک واجب تھا جس سے انہوں نے ابتک تغافل کیا ہے۔ گزشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی وہ ہمارا حق (شکریہ)
ادا کریں اور تلافی مافات عمل میں لادیں۔ اور اگر ہماری اس واجبی شکایت کے مقابلہ میں انہوں نے عذر بدتر از گناہ کیا
اور ان نیکی کے بجائے کفران نعمت کا ارتکاب ہوا تو ہم اپنا حق خود وصول کرینگے اور ان سب خطوط کو جس بات میں ہمارے پاس موجود
و محفوظ ہیں (حضرت (۱) شیخنا و شیخ الکل کے دستخطی متعدد خطوط جنمیں انہوں نے جعلی خط کے فوٹو کی اشاعت پر بنارسی
کی نسبت سخت ناراضی ظاہر فرمائی (۲) جلسہ عالیہ ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ کی روئداد جس میں آپ نے بنارسی کی نسبت آخری
حکم صادر فرمایا تھا۔ (۳) حضرت شیخنا کا خط بنام بنارسی جسمیں آپ نے انکو واپسی سند حدیث کا حکم دیا اور زمرہ تلامذہ سے
خارج کیا تھا۔ (۴) ہمارا وہ خط جس میں ہم نے عزیز بنارسی کو اس جلسہ کی کارروائی سے اطلاع دیکر معافی مانگنے کا مشورہ دیا تھا
اور اس سے ہماری نیک نیتی اور اصلاح طلبی کا کامل ثبوت ملتا ہے۔ (۵) حافظ مولوی عبد اللہ صاحب غازیپوری کا وہ خط جس
میں انہوں نے شیخ الکل کی خدمت میں مضمون معافی نامہ لکھکر ارسال کیا تھا۔ (۶) حضرت شیخنا کا خط بنام مولوی محمد بشیر صاحب
جسمیں انہوں نے عزیز بنارسی پر اپنا کمال عتاب ظاہر کیا تھا (۸) مولوی محمد بشیر صاحب کا خط بنام حضرت شیخ الکل جس سے
اس جعل کے جعلسازوں کا پتہ لگتا ہے اور اس فساد کے بانیوں کا جو مدت سے اسمٰعیل ذبیح کے نام سے گمنام تحریریں چھاپ کر